



## اما بعد، اللہ کی قسم! میں کسی شخص کو دیتا ہوں اور کسی کو چھوڑ دیتا ہوں جب کہ جس میں چھوڑ دیتا ہوں، وہ مجھ سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، جس میں دیتا ہوں

عمر بن تغلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا قیدی لائے گئے، جسے آپ نے تقسیم کر دیا۔ کچھ لوگوں کو آپ نے ان میں سے دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آپ تک یہ بات پہنچی کہ آپ نے جن کو نہیں دیا، انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس پر آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد، اللہ کی قسم! میں کسی شخص کو دیتا ہوں اور کسی کو چھوڑ دیتا ہوں جب کہ جس میں چھوڑ دیتا ہوں وہ مجھ سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، جس میں دیتا ہوں میں کچھ لوگوں کے دلوں میں جو بے صبری پاتا ہوں، اس کی وجہ سے انہیں دیتا ہوں اور کچھ لوگوں کو اس بے نیازی اور بھلائی کے سپرد کر دیتا ہوں، جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے۔ عمرو بن تغلب انہی لوگوں میں سے ہیں۔ عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ: اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اس بات کے بدلے میں مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ میں بتا رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا قیدی لائے گئے۔ "سب سے" سے مراد دشمن کے وہ قیدی ہیں، جنہیں جنگ میں گرفتار کر کے غلام باندی بنا لیا جاتا ہے۔ آپ نے انہیں تقسیم کر دیا۔ کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا؛ یعنی کچھ لوگوں کو ان کی تالیف قلب کے لیے دیا اور کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت ایمانی اور یقین عطا کیا تھا، اس پر اعتماد کرتے ہوئے دینے بغیر ہی چھوڑ دیا۔ پھر آپ تک یہ بات پہنچی کہ جن کو آپ نے نہیں دیا تھا، انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ یعنی انہوں نے آپس میں آپ کے اس عمل پر کچھ ناگواری کے انداز میں باتیں کیں، یہ گمان کرتے ہوئے کہ آپ نے ان لوگوں کو ان کے کسی خاص دینی امتیاز کی وجہ سے دیا ہے۔ اس پر آپ نے انہیں جمع کر کے خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: "اللہ کی قسم! میں کسی شخص کو دیتا ہوں اور کسی کو دینے بغیر ہی چھوڑ دیتا ہوں جس میں دینے بغیر چھوڑ دیتا ہوں، وہ مجھ سے زیادہ محبوب ہے، جس میں دیتا ہوں میں کچھ لوگوں کو دے دوں اور بعض کو نہ دوں، تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ میں دوسروں کے مقابلے میں، ان سے محبت کرتا ہوں بلکہ جن کو میں دینے بغیر چھوڑ دیتا ہوں، وہ مجھ سے زیادہ محبوب ہیں، جنہیں میں دیتا ہوں پھر آپ نے بعض کو دینے اور بعض کو نہ دینے کی وجہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں بعض لوگوں کو ان کے دلوں میں پائی جانے والی بے صبری اور پریشانی کی وجہ سے دیتا ہوں، جو انہیں اس وقت لاحق ہوتی ہے، جب انہیں مال غنیمت میں حصہ نہ دیا جائے۔ چنانچہ میں ان کی تالیف قلب اور انہیں خوش کرنے کے لیے دیتا ہوں۔" بعض لوگوں کو میں اس بے نیازی کے حوالے کر دیتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے۔ یعنی کچھ لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے جو قناعت اور بے نیازی رکھی ہے، انہیں اس کے سپرد کرتے ہوئے نہیں دیتا۔ "بھلائی" سے مراد قوت ایمان و یقین ہے۔ "عمرو بن تغلب انہیں لوگوں میں سے ہیں" یعنی وہ لوگ جن کے ایمان پر تکیہ کرتے ہوئے میں انہیں نہیں دیتا، ان میں سے ایک عمرو بن تغلب ہیں۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا: "میں کسی شخص کو دیتا ہوں، جب کہ دوسرا شخص مجھ سے زیادہ محبوب ہوتا ہے ایسا میں اس اندیشے کی وجہ سے کرتا ہوں کہ میں وہ اوندھے منہ آگ میں نہ ڈال دیا جائے۔" (صحیح مسلم) عمرو رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی تعریف کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگا: اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اس بات کے بجائے مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔ یعنی اللہ کی قسم! رسول اللہ

نہ اپنی اس ثنا کی بدولت میری جو تکریم کی، اس کا کوئی بدیل مجھ پسند نہیں، چاہے مجھ عرب کا سب سے نفیس مال، سرخ اونٹ ہی کیوں نہ دیا جائیں۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3729>



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

